ملک اپنے عظیم فوائد و منافع کی قربانی ہرگز نہیں کر سکتے، غرض کہ حالات تمام تر عربوں کے ساز گار ہیں اور اسی بنا پر اگر مصر خلیج عقبہ کا دروازہ اسرائیل پر بند کرنے میں کامیاب ہو گیا تو سیاسی حیثیت سے اس کے اثرات بہت دُور رس ہوں گے اور جمہوریہ متحدہ عربیہ خصوصاً اور دوسرے عرب ممالک عموماً دنیا کی بڑی طاقتوں میں شمار ہونے لگیں گے۔

کئی برس ہوئے حکومتِ ہند نے دنیا کی مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کا مطالعہ اور ان پر تحقیق کرنے کی غرض سے ایک عظیم الشان ادارہ بڑے اہتمام و انتظام سے شملہ میں قائم کیا ہے اور وہاں جو وائسرائیگل لاج کی عمارت تھی وہ سب اس ادارہ کو دیدی گئی ہے، ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر نہار رنجن رے اس کے ڈائرکٹر ہیں، اس ادارہ میں ایک شعبہ اسلامیات کا بھی ہے جس کے ماتحت ڈاکٹر سید مقبول احمد، ڈاکٹر یوسف حسین خاں اور بعض اور اصحاب شملہ میں رہ کر کام کر رہے ہیں۔ گذشتہ مہینہ ۱۵ سے ۲۷ مئی تک اس ادارہ کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان سیمینار منعقد ہوا، جس میں ہندو بیرونِ ہند کے اربابِ علم نے بڑی تعداد میں شرکت کی، سیمینار کا موضوع بحث تھا۔ INDIA AND CONTEMPORARY ISLAM جو مختلف سکشنوں میں تقسیم تھا۔ راقم الحروف کی سیمینار میں شرکت بالکل طے تھی لیکن افسوس ہے اچانک ایک خانگی عذر کے پیش آجانے کے باعث شملہ جانا نہ ہو سکا البتہ اپنا مقالہ پہلے سے وہاں بھیج دیا تھا اس مقالہ کا عنوان ISLAM IN INDIA TO-DAY تھا اور اس میں تبلیغی جماعت، اسلامی جماعت اور جمعیۃ علمائے ہند کے اغراض و مقاصد اور ان کی تاریخ کا تذکرہ کرکے ان کی سرگرمیوں اور کاموں پر تنقید و تبصرہ کیا گیا تھا۔ یہ مقالہ لکھنے کے بعد محسوس ہوا کہ موضوع فی نفسہٖ بہت اہم ہے اور اس پر انگریزی میں ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ اس ملک کے مخصوص سیاسی اور سماجی ماحول اور فضا کے باعث اسلام سے متعلق جو جدید رجحانات اور افکار و عواطف ابھر رہے ہیں جن میں سے بعض نمایاں ہیں اور بعض ابھی زیرِ لب ہیں۔ ضرورت ہے کہ اُن سب کا تحلیلی اور تجزیاتی مطالعہ کرکے یہ بتایا جائے کہ اُن میں کون سی بات درست ہے اور کون سی غلط؟ اور اس کتاب کا انگریزی میں ہونا اس لئے ضروری ہے کہ دوسرے ملکوں کے لوگ جو ہندوستان کے مسلمانوں کے مسائل و معاملات سے دلچسپی لیتے ہیں وہ بھی یہ معلوم کر سکیں کہ یہاں کے مسلمانوں کے معاملات کیا ہیں؟